جلد ۲۶ | ۲۱ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۲ مئی ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۱۸

أَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ — ھُوَ النَّاصِرُ

کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ

622

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

مئی کا مہینہ

یُوں تو مئی کا مہینہ ہمارے لئے ہمیشہ ہی ایک بڑے رنج وغم کی یاد کو تازہ کر دیتا ہے۔ لیکن اس سال کی مئی میں یہ خصوصیت ہے۔ کہ اس میں غم پر مشتمل تازہ واقعات کا بھی ایک اجتماع ہو گیا ہے ٭

چند موتیں

پہلے حافظ بشیر احمد ہمارے نوجوان اور ہونہار مبلغ کی خدام احمدیہ کے سلسلہ میں کام کرتے ہوئے اچانک موت ہوئی۔ پھر خانصاحب منشی فقیر محمد خان صاحب سپرنٹنڈنٹ انجنیر کی ناگہاں موت واقعہ ہوئی۔ اس کے بعد "الفضل" میں پڑھا۔ کہ چودھری عبدالقادر صاحب پلیڈر فوت ہو گئے اور اب چوہدری نصر اللہ خان صاحب مرحوم کی اہلیہ محترمہ یعنی عزیزم چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب کی والدہ کی وفات کی اطلاع ملی ہے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ٭

دُنیا میں جو آیا۔ اس نے مرنا ہے۔ اور اس راستہ پر ہر ایک کو گزرنا ضروری ہے لیکن ایک ایسی قوم جو دُنیا میں اس طرح بسر کر رہی ہے جس طرح بتیس دانتوں میں زبان۔ اس کے لئے اس کا ہر فرد قیمتی ہے۔ اور اس کا نقصان رنجدہ۔ لیکن جب ایک قلیل عرصہ میں کئی کام کرنے والے نوجوان اور دعائیں کرنے والے عمر رسیدہ فوت ہو جائیں۔ تو دِل کا رنج وغم اور بھی بڑھ جاتا ہے ٭

حافظ بشیر احمد صاحب مرحوم

جن مرحومین کا میں نے ذکر کیا ہے ان میں سے ہر ایک خاص رنگ رکھتا تھا۔ حافظ بشیر احمد مرحوم حافظِ قرآن۔ جامعہ کے فارغ التحصیل وقف کنندہ خدام احمدیہ کے مخلص کارکن اور ان نوجوانوں میں سے تھے۔ جن کے مستقبل کی طرف سے نہایت اچھی خوشبو آ رہی تھی۔ مگر اللہ تعالےٰ کی مشیت کچھ اور تھی۔ اس نے انہیں خدام احمدیہ کے لئے ایک مثال اور نمونہ بنانا تھا جس جماعت کے بنتے ہی اس کے کارکنوں کو شہادت کا موقعہ مل جائے اس کے مستقبل کے شاندار ہونے میں کوئی شک نہیں رہتا۔ اور اس کے غیرت مند افراد اپنی روایات قائم رکھنے کے لئے ہمیشہ جد وجہد کرتے رہتے ہیں۔ پس یہ موت تکلیفدہ تو ہے لیکن اس کے پیچھے خدا تعالےٰ کی ایک حکمت کام کرتی نظر آ رہی ہے ٭

چودھری عبدالقادر صاحب مرحوم

چودھری عبدالقادر صاحب پلیڈر ایک ایسے خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ جس کے بڑے افراد سلسلہ کے سخت مخالف تھے اور یہ نوجوانی میں احمدی ہوئے اور سب مخالفتوں کا خاموش مقابلہ کرتے ہوئے اپنے پختہ ایمان کا ثبوت دیا۔ باوجود ایک مکروہ پیشہ سے تعلق رکھنے کے ایک نیک اور سعید نوجوان تھے اللہ تعالےٰ ان کی رُوح کو بخشش سے ڈھانپ لے ٭

خانصاحب منشی فقیر محمد خانصاحب مرحوم

خانصاحب منشی فقیر محمد خانصاحب وُہی ہیں۔ جنہوں نے آج سے چند سال پہلے مجھے دہلی میں کہا تھا۔ کہ ہماری دو والدہ تھیں۔ اور ہر ایک سے دو دو بیٹے ہیں۔ ہم نے انصاف سے کام لیا ہے۔ اور ہر ایک والدہ کا ایک ایک بیٹا احمدیوں کو دیدیا ہے۔ اور ایک ایک بیٹا سُنیوں کو۔ گویا روپیہ میں سے آٹھ آٹھ آنے ہم نے دونوں میں تقسیم کر دیئے ہیں۔ اور میں نے اس پر انہیں جواب دیا تھا کہ خدائی سلسلے اس تقسیم پر خوش نہیں ہوتے۔ بلکہ وُہ تو سارا ہی لیا کرتے ہیں۔ وہ اس وقت اپنے اہل وعیال سمیت ولایت جا رہے تھے۔ ان کو خدا نے انگلستان میں ہی ہدایت دی۔ اور وہیں سے بیعت کا خط لکھدیا۔ اور لکھا۔ آپ کی بات کس قدر جلد پوری ہو گئی۔ میں تیسری چوتنی آپ کے پاس بیعت کے لئے آتا ہوں دعا کریں۔ چوتھی چوتنی یعنی بقیہ بھائی بھی احمدی ہو جائے۔ انہوں نے پہلا چندہ اسی دن بھجوایا۔ اور پھر نہایت استقلال سے دینی خدمات میں حصہ لیتے رہے۔

گزشتہ سال ان کے اکلوتے لڑکے عزیز کیپٹن ڈاکٹر نثار احمد کا لڑائی میں گولی لگنے سے انتقال ہو گیا۔ اب ایک سال کے بعد وُہ چھت کے گر جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہمارا لاؤڈ سپیکر عرصہ تک ان کی رُوح کے لئے ثواب کا ذریعہ بنا رہے گا۔ اور اس کی گونج میں ان کی آواز ہمیں ان کی یاد دلاتی رہے گی ٭

چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کی والدہ صاحبہ کی وفات

آخر میں عزیزم چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کی والدہ کی وفات کی خبر آئی ہے۔ اور افسوس کہ اس وقت کہ میں مرکز سے بہت دور ہوں۔ اور آسانی سے میرا وہاں پہونچنا اور جنازہ میں شامل ہونا مشکل نظر آرہا ہے۔ جس کا مجھے سخت افسوس ہے۔ میں نے ابھی خبر سنتے ہی موٹر میں ایک آدمی کو میرپور خاص بھجوا دیا ہے۔ کہ فون کر کے دریافت کرے کہ کیا میرا وقت پر پہونچنا ممکن ہے یا نہیں۔ اگر ایسا ہو سکا۔ تو میری یہ خواہش کہ میں ان کا جنازہ پڑھا کر انہیں دفن کر سکوں پوری ہو جائے گی۔ ورنہ اللہ تعالےٰ کی مرضی کے سامنے سر تسلیم خم ہے ؎

مرحومہ کا اخلاص

اس میں کوئی شک نہیں کہ مرحومہ کے خاوند چوہدری نصر اللہ خان صاحب مرحوم ایک نہائت مخلص اور قابل قدر احمدی تھے۔ اور انہوں نے سب سے پہلے میری آواز پر لبیک کہی۔ اور اپنی زندگی وقف کی۔ اور قادیان آکر میرا ہاتھ بٹانے لگے۔ اس لئے ان کے تعلق کی بناء پر ان کی اہلیہ کا مجھ پر اور میری وساطت سے جماعت پر ایک حق تھا۔ پھر اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ عزیزم چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب جنہوں نے اپنی عمر کے ابتدائی حصہ سے ہی رشد و سعادت کے جوہر دکھائے ہیں۔ اور شروع ایام خلافت سے ہی مجھ سے اپنی محبت اور اخلاص کا اظہار کرتے چلے آئے ہیں۔ مرحومہ ان کی والدہ تھیں۔ اور اس تعلق کی بنا پر بھی ان کا مجھ پر حق تھا۔ لیکن باوجود اس کے کہ اکثر عورتوں کا تعلق طفیلی ہوتا ہے۔ یعنی اپنے باپ یا بیٹے یا بھائی کے سبب سے ہوتا ہے۔ مرحومہ ان مستثنیٰ عورتوں میں سے تھیں۔ جن کا تعلق براہ راست اور بلا کسی واسطہ کے ہوتا ہے۔ وہ اپنے مرحوم خاوند سے پہلے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئیں۔ ان سے پہلے انہوں نے بیعت خلافت کی۔ اور ہمیشہ غیرت و حمیت کا ثبوت دیا۔ چندوں میں بڑھ بڑھ کر حصہ لیتا غرباء کی امداد کا خیال رکھنا انکا خاص امتیاز تھا۔ دعاؤں کی کثرت اور اس کے نتیجہ میں سچی خوابوں کی کثرت سے خدا تعالےٰ نے انکو عزت بخشی تھی انہوں نے خوابوں سے ہی احمدیت قبول کی۔ اور خوابوں سے ہی خلافت ثانیہ کی بیعت کی ؎

مرحومہ کی وائسرائے ہند سے گفتگو

مجھے انکا یہ واقعہ نہیں بھول سکتا۔ جو بہت سے مردوں کے لئے بھی نصیحت کا موجب بن سکتا ہے۔ گزشتہ ایام میں جب احراری فتنہ قادیان میں زوروں پر تھا۔ اور ایک احراری ایجنٹ نے عزیزم میاں شریف احمد صاحب پر راستہ میں لاٹھی سے حملہ کیا تھا جب انہیں ان حالات کا علم ہوا۔ تو انہیں سخت تکلیف ہوئی۔ بار بار چوہدری ظفر اللہ خان سے کہتی تھیں۔ ظفر اللہ خاں میرے دل کو کچھ ہوتا ہے۔ اماں جان (حضرت ام المومنین) کا دل تو بہت کمزور ہے ان کا کیا حال ہوگا۔ کچھ دنوں بعد چوہدری صاحب گھر میں داخل ہوئے تو انہیں معلوم ہوا جیسے مرحومہ اپنے آپ سے کچھ باتیں کر رہی ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ بے بے جی کیا بات ہے۔ تو مرحومہ نے جواب دیا۔ کہ میں وائسرائے سے باتیں کر رہی تھی۔ چوہدری صاحب نے کہا کہ آپ سچ مچ ہی کیوں باتیں نہیں کر لیتیں انہوں نے کہا کیا اس کا انتظام ہو سکتا ہے۔ چوہدری صاحب نے کہا کہ ہاں ہو سکتا ہے۔ اس پر انہوں نے کہا بہت اچھا پھر انتظام کر دو۔ قرآنی تعلیم کے مطابق ان کی عمر میں وہ پردہ تو تھا ہی نہیں۔ جو جوان عورتوں کے لئے ہوتا ہے۔ وہ وائسرائے سے ملیں۔ اور چوہدری صاحب ترجمان بنے۔ لیڈی ولنگڈن بھی پاس تھیں۔ چوہدری صاحب نے صاف کہدیا کہ میں کچھ نہیں کہوں گا۔ جو کہنا ہو خود کہنا۔ چنانچہ مرحومہ نے لارڈ ولنگڈن سے نہائت جوش سے کہا۔ کہ میں ایک گاؤں کی رہنے والی عورت ہوں۔ میں نہ انگریزوں کو جانوں۔ اور نہ ہی ان کی حکومت کے اسرار کو۔ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنا تھا کہ انگریزی قوم اچھی قوم ہے۔ اور ہمیشہ تمہاری قوم کے متعلق دل سے دعائیں نکلتی تھیں۔ جب کوئی تمہاری قوم کے لئے مصیبت کا وقت آتا تھا۔ رو رو کر دعائیں کیا کرتی تھی۔ کہ اے اللہ تو ان کا حافظ و ناصر ہو تو انکو تکلیف سے بچائیو لیکن اب جو کچھ جماعت سے خصوصاً قادیان میں سلوک ہو رہا ہے۔ اسکا نتیجہ یہ ہے کہ ارادہ سے نہیں بلکہ آپ ہی آپ بددعا نکلتی ہے۔ آخر ہم لوگوں نے کیا کیا ہے۔ کہ اس رنگ میں ہمیں تکلیف دی جاتی ہے چوہدری صاحب نے لارڈ ولنگڈن سے کہا کہ میں صرف ترجمان ہوں۔ میں وہی بات کہدوں گا۔ جو میری والدہ کہتی ہیں۔ آگے آپ انہیں خود جواب دیدیں۔ اور ان کی بات لارڈ ولنگڈن کو پہونچا دی۔ اس سیدھے سادھے اور با عزت کلام کا اثر لیڈی ولنگڈن پر تو اس قدر ہوا۔ کہ اٹھ کر مرحومہ کے پاس آ بیٹھیں۔ اور تسلی دینی شروع کی اور اپنے خاوند سے کہا کہ یہ معاملہ ایسا ہے جس کی طرف تم کو خاص توجہ دینی چاہیئے کتنے مرد ہیں جو اس دلیری سے سلسلہ کے لئے اپنی غیرت کا اظہار کر سکتے ہیں اور کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ مرحومہ کی روح کو قبولیت کے ہاتھوں سے لے۔ اور اپنے فضلوں کا وارث کرے۔ آمین

سر ظفر اللہ خانصاحب سے محبت

عزیزم چوہدری سر ظفر اللہ خانصاحب سے وہ اپنے سب بیٹوں سے زیادہ محبت کرتی تھیں۔ اور اکثر کہا کرتی تھیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے انکو سب سے زیادہ عزت بھی دی ہے اور سب سے زیادہ میرا ادب بھی کرتے ہیں

مرحومہ کا ایک خواب

ابھی شوریٰ کے موقعہ پر چوہدری صاحب کیساتھ آئی ہوئی تھیں۔ دو تین دفعہ مجھے ملنے آئیں خوش بہت نظر آتی تھیں۔ مگر کہتی تھیں مجھے اپنا اندر خالی خالی نظر آتا ہے۔ ان کا ایک خواب تھا کہ اپریل میں وہ فوت ہونگی۔ مگر خوابوں کی بعض دفعہ مخفی تعبیر ہوتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اپریل میں اس بیماری نے لگنا تھا جس سے وہ فوت ہوئیں۔ اپریل کے اس قدر قریب عرصہ میں ان کا فوت ہونا اس خواب کے سچے ہونے کا ایک یقینی ثبوت ہے ؎

مرحومہ کی وفات کے متعلق ایک خواب

ایک دو سال ہوئے میں نے خواب میں دیکھا۔ میں اپنے دفتر میں بیٹھا ہوں اور میرے سامنے چوہدری ظفر اللہ خانصاحب لیٹے ہوئے ہیں۔ اور ۱۱-۱۲ سال کی عمر کے معلوم ہوتے ہیں کہنی پر ٹیک لگا کر ہاتھ کھڑا کیا ہوا ہے اور اوپر سر رکھا ہوا ہے۔ انکے دائیں بائیں عزیزم چوہدری عبد اللہ خانصاحب اور چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیٹھے ہیں۔ ان کی عمریں آٹھ آٹھ نو نو سال کے بچوں کی سی معلوم ہوتی ہیں۔ تینوں کے مونہہ میری طرف ہیں۔ اور تینوں مجھ سے باتیں کر رہے ہیں۔ اور بہت محبت سے میری باتیں سن رہے ہیں۔ اور اسوقت یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ تینوں میرے بیٹے ہیں۔ اور جس طرح گھر میں فراغت کے وقت ماں باپ اپنے بچوں سے باتیں کرتے ہیں۔ اسی طرح میں ان سے باتیں کرتا ہوں۔ شائد اس کی تعبیر بھی مرحومہ کی وفات ہی تھی۔ کہ الٰہی قانون کے مطابق ایک قسم کی ابوت یا ماتا جگہ خالی کرتی ہے۔ تو دوسری قسم کی ابوت یا ماتا اس کی جگہ لے لیتی ہے۔

مرحومہ کے رشتہ دار

مرحومہ کے والد بھی احمدی تھے۔ اور انکے بھائی چوہدری عبد اللہ خانصاحب داتا زید کا والے ایک نہائت پرجوش احمدی ہیں۔ اور اپنے علاقہ کے امیر جماعت ہیں۔ حضرت خلیفہ اول کے وقت سے مجھ سے اخلاص رکھتے چلے آئے ہیں۔ اور ہمیشہ اظہار اخلاص میں پیش پیش رہے ہیں ؎

دعا

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ مرحومہ کو اپنے قرب میں جگہ دے۔ اور ان کے خاندان کو ان کی دعاؤں کی برکات سے محروم نہ کرے اور وہ انکی وفات کے بعد بھی ان کے حق میں پوری ہوتی رہیں ؎

یہ سب موتیں ہمارے لئے ایک سبق ہیں۔ اور ہمارے نوجوانوں کو توجہ دلاتی ہیں کہ اپنی زندگی میں ایک خوشگوار تبدیلی پیدا

الکتاب والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسماعیل صاحب

(۲۲۳) حضرت ابراہیمؑ اور اُن کے چار پرندے

قال فخذ اربعۃً من الطیر فصرھن الیک ...... (البقرۃ)

اس کا ذکر تورات میں بھی ہے۔ جہاں خداوند اور حضرت ابراہیم علیہ السلام میں یہ باتیں ہوئیں:۔

"اور اس نے اس سے کہا۔ کہ میں خداوند ہوں۔ جو تجھے کسدیوں کے اُور سے نکال لایا۔ کہ تجھ کو یہ ملک میراث میں دُوں۔ اور اس نے کہا۔ کہ اے خداوند خدا میں کیونکر جانوں۔ کہ میں اس کا وارث ہونگا۔ اس نے اس سے کہا۔ کہ میرے لئے تین برس کی ایک بچھیا۔ اور تین برس کی ایک بکری اور تین برس کا ایک مینڈھا اور ایک قمری اور ایک کبوتر کا بچہ لے۔ اُس نے ان سبھوں کو لیا۔ اور ان کو بیچ سے دو ٹکڑے کیا۔ اور ہر ٹکڑے کو اس کے ساتھ کے دوسرے ٹکڑے کے مقابل رکھا۔ مگر پرندوں کے ٹکڑے نہ کیئے۔ تب شکاری پرندے اُن ٹکڑوں پر جھپٹنے لگے۔ پر ابرام ان کو ہنکاتا رہا۔ سورج ڈوبتے وقت ابرام پر گہری نیند غالب ہوئی۔ اور دیکھو ایک بڑی ہولناک تاریکی اس پر چھا گئی۔ اور اس نے ابرام سے کہا۔ کہ یقین جان کر تیری نسل کے لوگ ایسے ملک میں جو ان کا نہیں پردیسی ہوں گے۔ اور وہاں کے لوگوں کی غلامی کریں گے (یعنی مصر) اور وہ چار سو برس تک ان کو دکھ دیں گے لیکن میں اس قوم کی عدالت کروں گا۔ جس کی وہ غلامی کریں گے۔ اور بعد میں وہ بڑی دولت لے کر وہاں سے نکل آئینگے۔ اور تو صحیح سلامت اپنے باپ دادا سے جا ملے گا۔ اور نہایت پیری میں دفن ہوگا۔ اور وہ چوتھی پشت میں یہاں لوٹ آئیں گے۔ کیونکہ اموریوں کے گناہ اب تک پورے نہیں ہوئے۔ اور جب سُورج ڈوبا۔ اور اندھیرا چھا گیا۔ تو ایک تنور جس میں سے دھواں اُٹھتا تھا۔ دکھائی دیا۔ اور ایک جلتی مشعل اُن ٹکڑوں کے بیچ میں سے ہو کر گزری۔ (یعنی قربانی قبول ہو گئی) اسی روز خداوند نے ابرام سے عہد کیا۔ اور فرمایا۔ کہ یہ ملک دریائے مصر سے لے کر اس بڑے دریا یعنی فرات تک قینیوں۔ قنیزیوں اور قدمونیوں اور حتیوں اور فرزیوں اور رفائیوں اور اموریوں اور کنعانیوں اور جرجاسیوں اور یبوسیوں سمیت میں نے تیری اولاد کو دیا ہے" (پیدائش باب ۱۵)

یہاں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کو ملکِ عظیم دینے کی خوشخبری دی۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کی تفصیل پوچھی (رب ارنی کیف تحی الموتیٰ) یعنی کس طرح ملے گا۔ تو اس کی تفصیل بتانے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے قربانی طلب کی۔ وہ حضرت ابراہیمؑ نے پیش کی۔ خدا نے اس قربانی کو قبول کر لیا۔ اور یہ بتایا۔ کہ یہ ارض مقدس میں اتنے عرصہ میں تیری اولاد کے زیر نگین کر دوں گا۔ رہی یہ بات کہ ان جانوروں کا کیا مطلب ہے۔ سو بچھیا سے مراد خود حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ اور بکری سے مراد حضرت موسےٰ علیہ السلام۔ اور مینڈھے کی تعبیر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام۔ اور قمری سے مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور کبوتر کے بچہ سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ پس مطلب یہ ہوا کہ یہ ملک حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تب ملے گا۔ جب وہ خدا کے حضور اپنی اور اپنے ان چار فرزندوں کی قربانی گزاریں گے۔ یہاں پہلے تین پیمبروں کے ٹکڑے کرنے سے مراد یہ ہے۔ کہ بالآخر ان کی نبوت اور شریعت منسوخ ہو جائے گی۔ لیکن پچھلے دو کی تعلیم ہمیشہ برقرار رہے گی:۔

رہ گئی یہ بات کہ قرآن نے سب کو طیر کہا ہے۔ اور تورات میں بعض پرندے ہیں۔ اور بعض چارپائے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ روحانی اصلیت اور استعارہ کے لحاظ سے یہ سب پیمبر طیر ہیں۔ گو مادی لحاظ سے پرندے نہ ہو۔ تورات نے تو صرف قربانی کے جانوروں کا ذکر کیا ہے۔ مگر قرآن نے اس جگہ اصل روحانی طیور کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جن کے لئے یہ قربانی کی گئی تھی:۔

(۲۲۴) یوسف علیہ السلام معصوم تھا۔

ولقد ھمت بہ وھم بھا لولا ان را برھان ربہ (یوسف)

اس کے معنے لوگ یہ کرتے ہیں۔ کہ زلیخا نے یوسف سے بدکاری کا قصد کیا اور یوسف نے بھی زلیخا کے ساتھ بدکاری کا قصد کیا۔ اگر نہ ہوتی یہ بات کہ اپنے رب کی دلیل اس نے دیکھی۔ یعنی اگر اپنے رب کی برہان نہ دیکھتا۔ تو وہ ضرور بدکاری کے لئے آمادہ تھا۔ مگر خدا نے بچا لیا۔ اگر خدا تعالیٰ خاص دلیل سے یا معجزانہ طور پر اسے نہ بچا لیتا۔ تو وہ تو اپنی طرف سے سب تیاری کر چکا تھا۔ نعوذ باللہ۔ یہ عزم زنا کا ایک صدیق نبی کے متعلق کتنا اسلام کے مخالف اور عصمت انبیاءؑ کے مسئلہ کے بر خلاف ہے۔ اور اس کے ثبوت میں بڑے بڑے خطرناک جھوٹے قصے گھڑے گئے ہیں۔ جنہیں پڑھ کر حیرت ہوتی ہے۔ اس آیت کا ترجمہ بالکل سادہ ہے۔ اور حضرت یوسف پر کوئی اعتراض نہیں پڑتا۔ اس لئے یہی صحیح ہے۔ یعنی اس عورت نے یوسف سے بُری بات کا ارادہ کیا۔ اور یوسف بھی ایسا ارادہ کر لیتا۔ اگر وہ خدا کی صفات اور اس کی معرفت کا عالم نہ ہوتا۔ یعنی یوسف اگر الٰہیات سے واقف نہ ہوتا۔ تو وہ بھی ایسا ارادہ کر لیتا۔ مگر چونکہ وہ خدا تعالیٰ کی معرفت رکھتا تھا۔ اس لئے اس سے ارادہ بھی ظہور میں نہیں آیا۔ کیونکہ عزم اور پختہ ارادہ بدی کا بھی گناہ ہوتا ہے (ولکن یؤاخذکم بما کسبت قلوبکم) یہ بات بالکل سچ ہے۔ کہ خدا کا فضل اور اس کی معرفت نہ ہو تو انسان گناہ کو پہچان ہی کہاں سکتا ہے حضرت یوسفؑ کا معاملہ بعینہٖ ایسا ہے جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا۔ جن کی بابت فرمایا۔ کہ ولولا ان ثبتنٰک لقد کدت ترکن الیھم شیئاً قلیلاً۔ (بنی اسرائیل) یعنی اگر اللہ تعالیٰ تجھے مضبوط نہ کرتا۔ تو تو بھی ان کافروں کی طرف ضرور کچھ مائل ہو جاتا۔ اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم مائل ہو گئے تھے۔ بلکہ یہ ذکر ہے۔ کہ خدا کا کرم اور مہربانی نہ ہو۔ تو کوئی بھی گناہ سے نہیں بچ سکتا:۔

(۲۲۵) ہیرے اور لعل و یاقوت

ومن الجبال جدد بیض وحمر مختلف الوانہ وغرابیب سود (فاطر)

یعنی انہی پہاڑوں میں سے ہیرے اور مختلف قسم کے سُرخ جواہرات مثل لعل و یاقوت کے اور Black Diamonds جیسی قیمتی اشیاء نکلتی ہیں۔ اس آیت سے معمولی کالے اور سُرخ اور سفید رنگ کے پتھر مراد لینے بدمذاقی ہے:۔

(۲۲۶) نیکی کا بدلہ مزید نیکی کی توفیق

یہ ایک سچا مقولہ ہے۔ کہ ایک نیکی دوسری نیکی کی محرک ہوتی ہے۔ اس کا حوالہ قرآن مجید میں اس طرح ہے۔ من یقترف حسنۃ نزد لہ فیھا حسناً (شوریٰ) یعنی جو کوئی نیکی کرے گا۔ ہم اس کو زیادہ نیکیوں کی توفیق دیں گے

کیا خلیفۃ اللہ معزول ہو سکتا ہے؟

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ پر مولوی محمد علی صاحب کے دلآزار حملے

عداوت حضرت محمود ایدہ اللہ ایک خطرناک تبر ہے۔ جسے اس میں شبہ ہو وہ مولوی محمد علی صاحب کے اس تازہ مضمون کو پڑھے جو پیغام صلح ۳۰ اپریل میں شائع ہوا ہے۔ غیر مبایعین سیدنا حضرت مولانا نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کو خلیفۃ المسیح الاول اور قرآن مجید کا بہترین مفسر مانتے ہیں۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب نے محض عداوت لخت جگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ان پر بھی نہایت دلآزار حملے کئے ہیں۔ مولوی صاحب اس سوال کے جواب میں کہ "کیا خلیفۃ اللہ کو معزول کیا جا سکتا ہے" لکھتے ہیں:۔

(الف) "میرے نزدیک یہ بڑی جرأت ہے۔ کہ ایک شخص کو خود اپنا سردار یا امیر یا خلیفہ منتخب کیا جائے۔ اور پھر اسے خلیفۃ اللہ کہا جائے۔ کیا حضرت ابوبکر خلیفۃ اللہ کہلاتے تھے۔"[1]

(ب) "جسے لوگ اپنا خلیفہ بنائیں تو یہ کہنا کہ وہ بھی خلافت سے دستبردار نہیں ہو سکتا۔ اور نہ معزول ہو سکتا ہے۔ انتہا درجہ کی جرأت ہے۔ گویا لوگوں کا انتخاب اور خدا کا انتخاب برابر ہوئے۔"

(ج) "یہ باتیں شرک کی آمیزش اپنے اندر رکھتی ہیں۔ اور صرف ان لوگوں کے مونہہ سے نکل سکتی ہیں۔ جن کی ذہنیت پیر پرستی کی حد تک پہنچ چکی ہو۔"

(د) "جنہیں خلیفہ بنانے کا اختیار ہے انہیں اسے ہٹانے کا بھی اختیار ہے اور جو لوگوں کی رائے پر خلیفہ بن سکتا ہے وہ لوگوں کی رائے پر خلافت سے الگ بھی ہو سکتا ہے۔"

مولوی محمد علی صاحب نے اسی قسم کے فقرات چست کرتے ہوئے خلفاء راشدین کے عدم عزل کو "جہالت کی بات" قرار دیا ہے ایک طرف مولوی محمد علی صاحب کے یہ الفاظ رکھئے۔ اور دوسری طرف حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی اس تقریر کو دیکھئے۔ جو آپ نے وسط ۱۹۱۲ء میں پیغام بلڈنگس لاہور میں فرمائی۔ اس میں آپ نے فرمایا۔

"جس طرح پر آدمؑ و داؤدؑ اور ابوبکرؓ و عمرؓ کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہی مجھے خلیفہ بنایا ہے۔ اگر کوئی کہے کہ انجمن نے خلیفہ بنایا ہے تو وہ جھوٹا ہے۔ اس قسم کے خیالات ہلاکت کی حد تک پہنچاتے ہیں۔ تم ان سے بچو۔ پھر سن لو کہ مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا۔ اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے۔ پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے بنایا۔ اور نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا۔ اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں۔ اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی ردا کو مجھ سے چھین لے۔" (اخبار بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

آہ! جس قسم کے خیالات ہلاکت سے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کو روکا تھا۔ وہ ابھی تک انہی پر مصر ہو رہے ہیں۔ اور جس بات کے قائل کو حضورؓ نے جھوٹا قرار دیا تھا۔ وہی کہہ رہے ہیں۔ کیا اس سے صاف ظاہر نہیں۔ کہ یہ صریح کج روی عداوت محمود کا نتیجہ ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اپنے چھ سالہ دور خلافت میں اس بات کو بوضاحت بیان فرما چکے ہیں۔ کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے۔ اور جسے خدا خلیفہ بناتا ہے۔ اسے کوئی معزول نہیں کر سکتا۔ مرض الموت میں بھی آپ نے فرمایا۔

"خلیفہ اللہ ہی بناتا ہے۔ میرے بعد بھی اللہ ہی بنائے گا۔" (اخبار پیغام صلح ۲۴ فروری ۱۹۱۴ء)

اگر یہ نعوذ باللہ انتہائی جرأت ہے۔ جہالت ہے۔ شرک کی آمیزش ہے پیر پرستی کی ذہنیت ہے؟ تو اہل پیغام میں سے کوئی خدا کا خوف رکھنے والا سوچے۔ کہ کیا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی اس سے بڑھ کر کوئی توہین ہو سکتی ہے کاش مولوی محمد علی صاحب اس خطرناک حملہ سے باز آ جائیں

مولوی محمد علی صاحب کے مندرجہ بالا اقتباسات کے بالمقابل حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے مندرجہ ذیل ارشادات ملاحظہ ہوں۔

(الف) "جس طرح ابوبکر اور عمر خلیفہ ہوئے رضی اللہ عنہما۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ نے مجھے مرزا صاحب کے بعد خلیفہ کیا۔ ... پس جب خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ کا ہی کام ہے۔ تو کسی اور کی کیا طاقت ہے۔ کہ اس کے کام میں روک ڈالے۔" (بدر ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء)

(ب) "اللہ تعالیٰ نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو خلیفہ بنایا۔ رافضی اب تک اس خلافت کا ماتم کر رہے ہیں۔ مگر کیا تم نہیں دیکھتے کروڑوں انسان ہیں جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر درود پڑھتے ہیں۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ مجھے بھی خدا ہی نے خلیفہ بنایا ہے۔" (بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

(ج) "یہ اعتراض کرنا کہ خلافت حقدار کو نہیں پہونچی۔ رافضیوں کا عقیدہ ہے اس سے توبہ کر لو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے جسکو حقدار سمجھا خلیفہ بنا دیا۔ جو اس کی مخالفت کرتا ہے۔ وہ جھوٹا اور فاسق ہے۔ فرشتے بنکر اطاعت و فرمانبرداری اختیار کرو۔ ابلیس نہ بنو۔" (//)

ان ارشادات سے عیاں ہے۔ کہ جس بات کو مولوی محمد علی صاحب آج شرک کی آمیزش یا پیر پرستانہ ذہنیت کہہ رہے ہیں۔ اسی کو پیغام بلڈنگ میں کھڑے ہو کر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے بڑے زور کے ساتھ حقیقت ساطعہ کے طور پر بیان فرمایا تھا۔ اہل پیغام بتلائیں۔ کہ کیا ان کے نزدیک مولوی محمد علی صاحب کا بیان درست ہے یا سیدنا حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا فرمودہ؟ مولوی محمد علی صاحب کہتے ہیں۔ کہ ہم نے حضرت خلیفہ اول کو خلیفہ بنایا۔ خدا نے انکو خلیفہ نہیں بنایا اس لئے وہ خلیفۃ اللہ نہیں۔ مگر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خدا ہی نے خلیفہ بنایا ہے۔ میں خلیفۃ اللہ ہوں۔ جو شخص کہتا ہے کہ ہم نے یا انجمن نے خلیفہ بنایا ہے۔ وہ جھوٹا اور کذاب ہے

پھر مولوی محمد علی صاحب کہتے ہیں۔ خلفاء راشدین حضرات ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ علی رضی اللہ عنہم اور حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کو چونکہ انسانوں نے خلیفہ بنایا ہے۔ اس لئے وہ انکو معزول بھی کر سکتے تھے۔ لیکن حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ "میں جب مر جاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہوگا۔ جسکو خدا چاہے گا۔ اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دیگا۔ تم نے میرے ہاتھ پر اقرار کئے ہیں۔ تم خلافت کا نام نہ لو۔ مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے۔ اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں۔ اور نہ کسی میں طاقت ہے۔ کہ وہ معزول کرے۔ اگر تم زیادہ زور دو گے۔ تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دیں گے۔" (بدر ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء)

غیر مبایعین بتائیں کیا وہ مولوی محمد علی صاحب کے مذہب کو درست سمجھتے ہیں۔ یا حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے مسلک کو؟ انکے نزدیک مولوی محمد علی صاحب قرآن و حدیث کو زیادہ سمجھتے ہیں یا حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ زیادہ سمجھتے تھے؟ ہمارے نزدیک تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے بالمقابل مولوی محمد علی صاحب کی کچھ بھی حیثیت نہیں۔ سمندر کے مقابل قطرہ بھی نہیں۔ اس لئے ہم تو مجبور ہیں کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے فرمودہ پر عمل پیرا ہوں۔ اور اسی پر اعتقاد رکھیں۔ غیر مبایعین اپنے متعلق فیصلہ کرلیں۔ مولوی محمد علی صاحب نے گزشتہ سال بالواسطہ اور بلا واسطہ کوشش کی تھی۔ کہ ان کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرح "مرکزی شخصیت" اور "واجب الاطاعت امیر المومنین" تسلیم کر لیا جائے۔ مگر مشیت خداوندی نے [illegible] کے ماتحت انہیں ناکام کیا۔ بلکہ الٹا انہی کی انجمن کے نائب صدر وغیرہ نے مولوی محمد علی صاحب کی صدارت سے بھی معزولی کا سوال اٹھا دیا۔ جو نہایت معقول سوال تھا۔ اس لئے اب مولوی صاحب خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے مقام کو کم کر کے ان کی معزولی کے امکان کے درپے ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مومن کو اس خطرناک راستہ سے محفوظ رکھے آمین۔ خاکسار ابو العطاء الجالندھری

[1] انسانی ہاتھوں سے اینٹ اور گارے سے بنائے ہوئے مکان کو بیت اللہ اور کعبۃ اللہ کہنے پر غور کریں۔ ابو العطاء

اسلامی پردہ کی حقیقت

ایک گذشتہ اشاعت میں اسلامی پردہ پر غیر مسلموں کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے - اب میں پردہ کے متعلق اسلام کی تعلیم عرض کرتا ہوں یہ ایک حقیقت ہے - جس سے کسی صورت میں انکار نہیں ہو سکتا کہ عورت میں مرد کی نسبت فطرتاً حیا اور شرم زیادہ ہوتی ہے - اور ہر قوم میں خواہ وہ پردہ کی پابند ہو - یا نہ ہو - اس امر کا مشاہدہ ہو سکتا ہے - پہلے مضمون میں یہ بتایا جا چکا ہے - کہ ہماری وہ ہمسایہ اقوام جو عورت کیلئے پردہ کی پابند نہیں ہیں - بلکہ اسپر معترض رہتی ہیں - ان کے ہاں بھی جب جلسے ہوتے ہیں - تو اس فطرتی تقاضا کے ماتحت عورتوں کے لئے علیحدگی اور پردہ کا اہتمام کرتے ہیں - ایسا ہی غیر مسلم شرفا کی عورتیں جب عام گذرگاہوں سے گذرتی ہیں - تو عموماً چادر یا اوڑھنی کے ذریعہ غیر مردوں سے پردہ کرنے کی کوشش کرتی ہیں - اسی طرح اگر کسی اکیلی عورت کو کبھی مردوں کی مجلس میں جانا پڑے - تو خواہ وہ کس قدر آزاد رہنے والی اور پردہ کی رعایت نہ رکھنے والی ہو - طبعی طور پر ایک حجاب محسوس کرتی ہے - اس فطرتی تقاضا کو ملحوظ رکھتے ہوئے اسلام نے عورت کو پردہ کرنے کا حکم دیا ہے - یہی وجہ ہے کہ اسلامی تعلیم میں یہ حکم دیا گیا ہے - کہ عورتیں غیر مردوں پر اپنی زینت کا اظہار نہ کریں - اس کے علاوہ پردہ کی نوعیت - اس کی کیفیت و تفصیل میں کوئی دخل نہیں دیا - اور دراصل یہی وہ چیز ہے - جسپر معترضین نے کبھی غور نہیں کیا - وہ کبھی عورت کے برقعہ پر اعتراض کرتے ہیں - اور کبھی پردہ کا مفہوم گھر کی چار دیواری میں بند رہنا قرار دے کر اسے قابل اعتراض قرار دیتے ہیں - حالانکہ یہ وہ باتیں ہیں - جو پردہ کی نوعیت اور اس کی تفصیل کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں - اور اسلامی تعلیم نے اس میں آزاد رکھا ہے - اسلام نے تو صرف اس فطرت صحیحہ کی مطابقت سے ایک اصل قائم کر دیا ہے - باقی اس کی جو تفاصیل اور کیفیات ہیں - ان میں دخل نہیں دیا - کیونکہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے - وہ کسی خاص قوم اور خاص ملک اور خاص زمانہ کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا - ہر قوم اپنے ماحول اور تمدن اور ملکی حالات کے مطابق اسپر عمل پیرا ہو سکتی ہے - مثلاً شہری زندگی میں جو پردہ کی نوعیت ہوگی - وہ دیہاتی زندگی سے بالکل الگ ہوگی - شہری زندگی میں دیہات کی نسبت پردہ میں ایک حد تک زیادہ احتیاط ہوگی - کیونکہ وہاں پر غیر مردوں کی آمد و رفت اور ان کی سکونت زیادہ رہتی ہے - لیکن دیہاتی زندگی میں پردہ کی پابندی معمولی ہوگی کیونکہ وہاں پر غیر مردوں کی آمد و رفت بہت کم ہوتی ہے - اور عموماً ایک ہی برادری ہوتی ہے - دیہات میں زمیندار گھرانہ کی عورتیں زیادہ تر چادر کا پردہ کرتی ہیں - اور وہ باہر جا کر اپنے متفرق کاموں کو بھی سرانجام دیتی ہیں - یہ پردہ ان کے کاموں میں قطعاً کوئی روک نہیں بنتا - مگر شہری عورتوں کا زیادہ تر پردہ برقعہ کے ذریعہ ہوتا ہے -

اس سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ وہ لوگ جو برقعہ پر معترض ہوتے ہیں وہ پردہ کی ایک نوعیت پر اعتراض کرتے ہیں - اسلام کی تعلیم پر اس سے کوئی زد نہیں پڑتی - کیونکہ اسلام پردہ کے لئے برقعہ کو مخصوص نہیں کرتا - وہ تو انسانی فطرت کے مطابق صرف یہ حکم دیتا ہے - کہ عورتیں غیر مردوں کے سامنے اظہار زینت نہ کریں - اب یہ چیز برقعہ کے ذریعہ سے حاصل ہو یا چادر کے ذریعہ یا کسی اور طریق سے اس کی کوئی تعیین نہیں - اسلام کی غرض اس سے عفاف یعنی عورت کی عزت کی حفاظت اور اس کی پاکدامنی ہے - اور ظاہر ہے کہ یہ تعلیم نہایت ہی پاکیزہ اعلےٰ اور فطرت انسانی کے عین مطابق ہے -

بانیٔ اسلام حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عورتیں عموماً چادر کا پردہ کرتی تھیں - برقعہ کا اس وقت کوئی رواج نہ تھا - اور اس پردہ کی رعایت رکھتے ہوئے وہ مردوں کے دوش بدوش دینی اور دنیوی امور میں اپنی طاقت کے مطابق حصہ لیتی تھیں - وہ دینی علوم حاصل کرتی تھیں - آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایات بیان کرتی تھیں - لڑائیوں میں جا کر شریک ہوتی تھیں - اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں - بلکہ ضرورت کے وقت نبرد دستان سے مقابلہ بھی کرنا پڑ جائے تو ڈرتی نہ تھیں - ایسا ہی باہر سے پانی لانا - قافلہ کے ہمراہ سفر کرنا جائز تفریحی امور دیکھنا - اور دیگر متفرق امور کو سرانجام دینا بھی روا تھا - ان سب امور کے کرنے میں گھر کی چار دیواری ان کے لئے روک نہ ہوتی تھی - جس سے ظاہر ہے کہ اسلامی تعلیم عورت کو گھر کی چار دیواری میں بند نہیں رکھتی - اور جو لوگ اس قسم کا اعتراض کرتے ہیں - وہ محض عدم واقفیت کی وجہ سے کرتے ہیں -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پاکیزہ تعلیم کے متعلق تحریر فرماتے ہیں

" اسلامی پردہ کی یہی فلاسفی اور یہی ہدایت شرعی ہے - خدا کی کتاب میں پردہ سے یہ مراد نہیں کہ فقط عورتوں کو قیدیوں کی طرح حراست میں رکھا جاوے یہ ان نادانوں کا خیال ہے کہ جن کو اسلامی طریقوں کی خبر نہیں - بلکہ مقصود یہ ہے کہ عورت مرد دونوں کو آزاد نظر اندازی اور اپنی زینتوں کے دکھانے سے روکا جاوے کیونکہ اس میں دونوں مرد اور عورت کی بھلائی ہے - بالآخر یاد رہے کہ خوابیدہ آنکھ سے غیر محل پر نظر ڈالنے سے اپنے تئیں بچا لینا - اور دوسری جائز النظر چیزوں کو دیکھنا اس طریق کو عربی میں غض بصر کہتے ہیں - اور ہر ایک پرہیزگار جو اپنے دل کو پاک رکھنا چاہتا ہے - اس کو نہیں چاہیئے کہ حیوانوں کی طرح جس طرف چاہے بے محابا نظر اٹھا کر دیکھ لیا کرے - بلکہ اس کیلئے اس تمدنی زندگی میں غض بصر کی عادت ڈالنا ضروری ہے - اور یہ وہ مبارک عادت ہے جس سے اس کی یہ طبعی حالت ایک بھاری خلق کے رنگ میں آجائے گی اور اس کی تمدنی ضرورت میں بھی فرق نہیں پڑیگا - یہی وہ خلق ہے جس کو احصان اور عفت

۳۱ جنوری ۱۹۳۸ء تک چندہ تحریک جدید ادا کرنیوالے مخلصین کی فہرست

جن مخلصین جماعت نے تحریک جدید سال چہارم میں اپنے وعدہ کی رقم حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں ارسال کی ان کی فہرست حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کرنے کے بعد شکریہ کے ساتھ شائع کی جاتی ہے اس فہرست میں ان مخلصین کے نام ہیں۔ جنہوں نے میعاد ۳۱ جنوری ۱۹۳۸ء کے اندر اندر روپیہ حضور کی خدمت میں پیش کر دیا۔ ان دوستوں کے نام نہیں دیئے گئے۔ جنہوں نے لکھا۔ کہ ان کا نام شائع نہ ہو یا جن کے نام اس سے پہلے شائع ہو چکے ہیں۔ یہ فہرست اسی ترتیب سے شائع ہو رہی ہے۔ جس ترتیب سے کہ تاریخ وار روپیہ خزانہ میں داخل ہوا۔ اگر کسی دوست کا نام اشاعت سے رہ گیا ہو تو دفتر فنانشل سیکرٹری تحریک جدید کو اطلاع فرمائیں۔

خاکسار:۔ برکت علی خان فنانشل سکرٹری

مولوی عبدالعزیز صاحب مبلغ بیت قادیان ۲۰/-
محمد اسمٰعیل صاحب کڑیانوالہ ۵۰/-
مرزا محمد یعقوب صاحب تحریک جدید قادیان ۵/-
مولوی تاج الدین صاحب فاضل ” ۴۵/-
مولوی ابوالفضل محمود صاحب ” ۷/-
سید عزیز اللہ شاہ صاحب ” ۵۰/-
میاں محمد عبداللہ صاحب دوکاندار دارالعلوم قادیان ۶/-
منشی عبدالعزیز صاحب ریٹائرڈ پٹواری قادیان ۱۲۵/-
صوبیدار محمد عبداللہ صاحب پنشنر دارالرحمت قادیان ۶۲/-
چوہدری محمد طفیل صاحب ڈیریانوالہ ۱۰/-
شیخ محمد صاحب ” ۵/-
بھائی غلام قادر صاحب پنشنر دارالفضل قادیان ۲۰/-
منشی محمد حمیدالدین صاحب دفتر محاسب قادیان ۲۶/-
محمد نواز خان صاحب لودہران ۵/-
شیخ محمد اکرام صاحب دارالرحمت قادیان ۲۳/-
بابو عطاء اللہ صاحب بیت المال ” ۵/-
مستری روشن الدین صاحب ریتی چھلہ قادیان ۵/-
فضل الدین صاحب مستری گوبندپوری ریتی چھلہ قادیان ۵/-
سید سردار حسین شاہ صاحب مسجد فضل قادیان ۲۵/-
ماسٹر محمد عبداللہ صاحب ریناله خورد ۵/-
ڈاکٹر محمد عمر صاحب مظفرنگر ۳۰۰/-
نبی بخش صاحب لالہ موسیٰ ۵/-
پیر محمد صاحب لڈامی یادگیر دکن ۵/-

سیدہ امۃ القیوم صاحبہ بنت حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ۵۰/-
عبدالرشید صاحب بریلی ۵/-
منشی میر محمد صاحب بستی بزدار ۱۰/-
حکیم احمدالدین صاحب دارالسعتہ قادیان ۵/-
سید حبیب اللہ شاہ صاحب ملتان ۱۰۰/-
مہر محمد یار صاحب باگڑ ۵۰/-
غلام حیدر صاحب کوٹ احمدیاں سندھ ۱۰/-
رحیم بخش صاحب درزی ” ” ۵/-
مولوی رحیم بخش صاحب ” ” ۵/-
غلام رسول صاحب ” ” ۵/-
چوہدری عطا محمد صاحب ملتان ۶۰/-
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل یادگیر ۵/-
بابو ولی محمد صاحب کاٹھ گودام ۳۰/-
حافظ احمدالدین صاحب ڈنگہ ۱۰/-
میاں اللہ دتا صاحب تروگڑی ۸/-
چوہدری فقیر محمد صاحب فاضلکا ۲۵۰/-
اہلیہ صاحبہ ” ۱۰/-
نذیر فاطمہ بنت ” ۱۰/-
نور محمد عمر بشیر محمد صالح محمد بشیر احمد وجان محمد پسران چوہدری فقیر محمد صاحب فاضلکا ۳۵/-
مولوی جلال الدین صاحب خوشاب ۵/-
ریحانہ بنت مولوی محمد ظریف صاحب بھاگل پور ۵/-
بابو محمد عزیزالدین صاحب بھگتانوالہ ۵/-
بابو محمد اسحاق صاحب پشاور ۱۵/-
دفعدار محمد عبداللہ صاحب رائل لینڈی ۱۵/-
چوہدری محمد الدین صاحب آبنہ ۵/-
اہلیہ صاحبہ ” ۵/-
بابو بشیر محمد صاحب لدھیانہ ۱۰۵/-

شیخ محمد صاحب لدھیانہ ۵/-
شیخ عبدالعزیز صاحب گجرات ۵/-
مولوی صدرالدین صاحب لالیاں ۵/-
مرزا عطاء اللہ صاحب کوچہ چابک سواراں لاہور ۴۰/-
پردہ نشین عورت چک ۹۹ ۵/-
واحد بخش صاحب محلہ ارائیاں ۹/-
شیخ غلام نبی صاحب نوشہرہ پسرور ۵/-
ماسٹر رشیدالدین صاحب ہائی سکول قادیان ۵/-
حکیم محمد صدیق صاحب شاہدرہ ۳۰/-
اہلیہ صاحبہ ” ۵/-
چوہدری غلام قادر صاحب چک ۷۶ ۵/-
بابو محمد شفیع صاحب احمدی ڈیرہ اسمٰعیل خان ۱۳۷/۸
بابو عبدالعزیز صاحب قادیان ۳۶/-
سید جیون شاہ صاحب سیالکوٹ ۵/-
ڈاکٹر بشیر محمد صاحب غالی امرتسر ۱۲۵/-
راجہ احمد خان صاحب چک ۱۸ اکووال ۵/-
بابو نور الٰہی صاحب ٹانڈہ ۷/-
بابو محمد شفیع صاحب اوورسیر مانگٹانوالہ سیکھیوپورہ ۱۰۰/-
چوہدری عمرالدین صاحب ۶/-
خواجہ ثناء اللہ صاحب مانڈی پور ۷/۸
سردار بیگم اہلیہ چوہدری برکت علی صاحب منٹگمری ۵/-
شیخ محمد عنایت اللہ صاحب مریدکے ۵/-
” محمد بشیر صاحب آزاد ” ۲۵/-
” محمد اسمٰعیل صاحب ” ۵/-
” عبدالاحد صاحب ” ۵/-
چوہدری غلام حسین صاحب عارف والہ ۵/-
امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ حیدرآباد دکن ۱۶/-
امۃ الحی صاحبہ ” ۱۰۰/-

حلیمہ سعدیہ صاحبہ حیدرآباد دکن ۱۰/-
حاجی تاج محمود صاحب کلکتہ ۵/-
میاں محمد اسمٰعیل صاحب ” ۵/-
سید محمد اسحٰق صاحب ناظر ضیافت ۳۵/-
بیگم صاحبہ ” ۳۵/-
سیدہ سیدہ بیگم دختر ” ۱۷/-
سید داؤد احمد سید مسعود احمد سید محمود احمد۔ سیدہ حمیدہ بیگم ۷/-
سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ دختر سید محمد اسحٰق صاحب ۱۵/-
جنت خاتون صاحبہ دختر رسالدار حاکم علی خان مرحوم چک ۲ ۱۶/-
جمعدار عبداللہ خان صاحب دوالمیال ۳۶/-
عطا محمد صاحب درزی ڈنگہ ۵/-
چوہدری غلام رسول صاحب محمود آباد فارم ۱۵/-
عصمت اللہ صاحب والد ڈاکٹر محمد اشرف صاحب لاہور ۵/-
ڈاکٹر نذیر احمد صاحب معہ اہل وعیال سڑوعہ ۹۷/-
محمد سرور صاحب مع ضع دانی لبنہ ۳۵/-
بھائی بشیر محمد صاحب تاجر مسجد مبارک ۱۰/-
حافظ سخاوت علی صاحب شاہجہانپور ۱۲/-
میاں محمد امیر صاحب پنشنر دارالرحمت ۵/-
میاں محمد اسمٰعیل صاحب ۵/-
میاں عبدالرزاق صاحب گونڈہ ۲۰/-
بشیر احمد صاحب گجرات ۵/-
ملک صلاح الدین صاحب از والدہ صاحبہ قادیان ۵/-
خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب قادیان ۱۵/-
محمد شریف و محمد نذیر صاحب دوکاندار ۱۰/-
ملک محمد دین صاحب لاہور ۷/-
غلام قادر صاحب ۸/- (باقی)

نمبر ۱۱۸ جلد ۲۶
روزنامہ الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۳۸ء
رعایت
دوستوں کے شدید تقاضہ پر
حیرت انگیز
Digitized by Khilafat Library Rabwah
یہ کارخانہ دوستوں کے شدید تقاضاء کی بناء پر سال میں دو دفعہ رعایت دیا کرتا ہے۔ اسی سلسلہ میں اب یہ رعایت ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ مئی کو دی جارہی ہے۔ اسلئے جو دوست ان تاریخوں پر اپنے خطوط ڈاکخانہ میں ڈالیں گے۔ انہیں حسب ذیل ادویہ نصف قیمت پر ملیں گی۔ اس سنہری موقعہ سے صرف خود ہی فائدہ اٹھائیے۔ بلکہ اپنے دوستوں کو بھی شامل کیجئے
موتی سرمہ امراض چشم کیلئے اکسیر
حضرت مسیح موعود کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے۔ لہذا آپکو بھی یہ موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہئے
اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے
ایک تجربہ کار ڈاکٹر کی رائے
اکسیر اکبر
اکسیر اکبر سے ۸۵ سالہ انسان نوجوان بنگیا
اکسیر بواسیر
موتی دانت پوڈر
تریاق اعظم
رفیق زندگی
اکسیر معدہ
قبض کشا گولیاں
افیون چھڑاؤ گولیاں
اکسیر دمہ
اکسیر بچگان
بال اڑانیکی خوشبودار دوائی
مچھر پروف
تریاق دردگردہ
ملنے کا پتہ: مینیجر نور اینڈ سنز۔ نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

کراچی ۱۹ مئی۔ مسٹر گرودرایم ایل اے نے سندھ کی موجودہ وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے کا نوٹس دیا تھا۔ مگر سپیکر نے یہ تحریک مسترد کر دی۔

بمبئی ۱۹ مئی مسٹر جناح پریذیڈنٹ آل انڈیا مسلم لیگ نے لیگ کونسل کے ارکان کے نام ایک گشتی مراسلہ بھیج کر ان سے التماس کی ہے کہ مسلم لیگ کونسل کے ۵ جون کے اجلاس میں ضرور شریک ہوں جو ان کی کوٹھی واقعہ مالابار ہل بمبئی میں منعقد ہوگا۔ مسٹر جناح نے مسلم لیگ کونسل کے ممبروں کے نام مسٹر سبھاش چندر بوس کے مکتوب اور یادداشت کی نقول بھی ارسال کی ہیں وہ جواب بھی بھیج دیا ہے جو مسٹر جناح کی طرف سے کانگرس پریذیڈنٹ کو دیا گیا تھا۔

کلکتہ ۱۹ مئی۔ حکومت بنگال کا ایک اعلان مظہر ہے کہ ۳۸-۳۹ء کے بجٹ میں ۲۵ ہزار روپیہ اس مقصد کے لئے وقف ہے۔ کہ اس سے ان مسلمان طلباء کو وظائف دیئے جائیں جو ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کریں گے۔ نیز ۴۸۳۰ روپیہ اس مقصد کے لئے ہریجنوں کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔

شنگھائی ۱۹ مئی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ٹین چاؤ ہانگ کاؤ ریلوے پر ایک مال گاڑی اور پسنجر ٹرین میں شدید تصادم ہوگیا جس کے نتیجہ میں ۱۰۰ آدمی ہلاک اور ۱۰۰ زخمی ہوئے۔ حادثہ کی وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہوئی۔ تاہم بعض ریلوے کے افسر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

لنڈن ۱۸ مئی۔ لارڈ لوگارڈ نے تجویز پیش کی تھی۔ کہ مسولینی کو اس بات پر بآسانی آمادہ کیا جا سکتا ہے کہ سابق شہنشاہ حبشہ کو ابی سینیا میں ایک محدود علاقہ دیدے جہاں اسے اطالیہ کے ماتحت داخلی آزادی حاصل ہو۔ دارالامراء میں غیر ملکی امور پر بحث کے وقت آرچ بشپ آف کنٹربری نے اس تجویز کی تائید کی۔ اور کہا کہ یہ تجویز مفید ہے۔ اس قسم کی پیش کش کے لئے یہ شرط ہوگی کہ ہیل سلاسی آئندہ شہنشاہ کا لقب ترک کر دے اور منظم لڑائیوں سے حتی الامکان احتراز کرے۔ تقریر کے آغاز میں لاٹ پادری صاحب نے کہا کہ مجھ سے زیادہ حبشہ پر اطالوی حملہ کو بری نگاہوں سے اور کوئی نہیں دیکھتا مگر اب افسوس اور ماتم کرنا عبث ہے

شنگھائی ۱۸ مئی۔ تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ لنگھائی ریلوے پر چینیوں کی حالت سخت نازک صورت اختیار کر رہی ہے۔

الہ آباد ۱۹ مئی۔ الہ آباد کے ہفتہ وار ہندی اخبار 'مداری' کی اشاعت مورخہ ۱۹ اپریل میں مسلمانوں کے خلاف ایک نہایت اشتعال انگیز مضمون شائع ہوا تھا۔ حکومت نے اخبار کے ایڈیٹر طابع اور ناشر پر زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری دعویٰ دائر کر دیا۔ ایڈیٹر طابع اور ناشر نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے نام ایک درخواست بھیج کر کے حکومت اور مسلمانوں سے معافی مانگی ہے اور اپنے کئے پر اظہار ندامت کرتے ہوئے وعدہ کیا ہے کہ آئندہ کبھی وہ ایسے قابل اعتراض مضمون کو اخبار میں شائع نہیں کریں گے۔

لنڈن ۱۹ مئی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ فرانس اور اطالیہ کے درمیان گفتگو سے مصالحت کا خاتمہ ہونے والا ہے برطانوی سفیر مقیم روما نے فریقین میں مصالحت کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکا۔ معلوم ہوا ہے کہ مسولینی دو باتوں کی وجہ سے ناراض ہوگیا ہے اول یہ کہ فرانس کی طرف سے ہسپانیہ میں اسلحہ وبارود بھیجا جا رہا ہے۔ دوم یہ کہ فرانس نے اپنی نوآبادیات میں افواج کی تعداد بڑھانے کا فیصلہ کر دیا ہے۔

شنگھائی ۱۹ مئی۔ چین وجاپان کی جنگ سے متعلق آمدہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ جنوبی حصہ میں دست بدست شدید لڑائی جا رہی ہے شہر میں لاکھ ڈیڑھ لاکھ چینیوں کی حالت نازک ہے ان کے بچنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ چین کی تمام اہم ریلوے لائنوں پر جاپانی قابض ہو چکے ہیں صرف ایک بڑی ریلوے چینیوں کے پاس رہ گئی ہے۔

لکھنؤ ۱۹ مئی۔ یوپی میں ہیضہ نہایت خوفناک رفتار سے پھیل رہا ہے، ۳۰ اپریل کو ختم ہونے والے ہفتہ میں ۱۲۶۵ اور ۷ مئی کو ختم ہونے والے ہفتہ میں ۱۹۲ اموات ہوئیں۔

لنڈن ۱۹ مئی۔ کل دارالامراء میں ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت کی غیر ملکی پالیسی کی تائید وحمایت کی گئی

لاہور ۱۸ مئی۔ جنرل سیکرٹری انجمن اسلامیہ پنجاب نے وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کے نام ایک مکتوب ارسال کر کے ظاہر کیا تھا کہ یونیورسٹی نے فارسی اور عربی کی جو کتابیں نصاب تعلیم میں رکھی ہوئی ہیں۔ ان میں بعض کتابوں میں چند فحش اور قابل اعتراض حصے ہیں۔ یونیورسٹی کو چاہئے کہ انہیں نکال دے۔ رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی نے انجمن اسلامیہ کو مطلع کیا ہے کہ بورڈ آف سٹڈیز کی طرف سے ایک سب کمیٹی قائم کر دی گئی ہے جو اس شکایت پر غور کرے گی۔

بمبئی ۱۸ مئی۔ سردار پٹیل نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اگرچہ حکومت زنجبار اور ہندوستانیوں کے درمیان لونگوں کے سلسلہ میں سمجھوتہ ہوگیا ہے تاہم جب تک دفتر نوآبادیات اور کانگرس اس کی تصدیق نہیں کرتی بائیکاٹ ترک نہیں کیا جا سکتا۔ کانگرس نے معاہدہ کی شرائط مان لی ہیں لیکن ابھی تک دفتر نوآبادیات کی طرف سے منظوری کا اعلان نہیں ہوا۔

قاہرہ ۱۸ مئی۔ سوتی پارچات پر جدید شرح محصول کے سلسلہ میں برطانی سفیر کی شکایات کا جواب دیتے ہوئے حکومت مصر نے واضح کیا ہے کہ محصول میں اضافہ لنکاشائر کے خلاف نہیں کیا گیا۔

شملہ ۱۹ مئی۔ خلاف توقع آج برطانوی وفد اور ہندوستانی مشیروں کا مشترکہ اجلاس منعقد نہیں ہوا۔ اول الذکر نے آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب سے مبادلہ افکار کیا اور ہندوستانی مشیروں نے آج صبح آپس میں گفت وشنید کی

شملہ ۱۹ مئی۔ چونکہ سر جیمز گرگ زیادہ مصروف ہیں اس لئے معلوم ہوا ہے کہ مرکزی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں سر این این سرکار کی عدم موجودگی میں آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کو ہاؤس کا لیڈر مقرر کیا جائے گا۔

شملہ ۱۹ مئی۔ ہائی کمشنر ہند متعین لنڈن کی سالانہ رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ اس سال برطانوی نمائش میں ہندوستان کے جن اموال کی نمائش کی گئی تھی۔ ان کے آرڈروں میں ۶۶ فیصدی کا اضافہ عمل میں آیا ہے۔ ان اشیاء میں عام تجارتی اشیاء، اثاث البیت۔ قالین کھیلوں اور دوڑوں کا سامان شامل ہے

مدراس ۱۹ مئی۔ حکومت مدراس نے سال رواں میں دیہاتی سڑکوں کی تعمیر کے لئے ایک لاکھ روپیہ منظور کیا ہے اور اس سلسلہ میں ڈسٹرکٹ بورڈوں سے تعاون کی اپیل کی ہے۔

شملہ ۱۹ مئی۔ حکومت ہند نے جو جدید قرضہ لیا ہے۔ اس کی رقم پانچ منٹ کے اندر اندر پوری ہوگئی۔ آج دس بج کر ۵ منٹ پر قرضہ لینا بند کر دیا گیا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی